السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص ملک بنگال کی موجودہ رسم پیری ومریدی کی ماتحتی میں نہ رہ کر مستند علماء کرام سے فتاوی طلب کر کے موافق قرآن وحدیث عامل ہو تو عند الشرع اس کے لیے کیا حکم ہے؟ نیز اس کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ اسلامی معاملات رکھنے جائز ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بنگال کی موجودہ پیری مریدی سے الگ تھلگ رہ کر مستند اور معتبر علماء سے فتاوی طلب کرکے قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے وہی سچا اور بختہ مسلمان ہے اور وہی صحیح راستہ پر ہے۔اس کے ساتھ کھانے پینے کے اور دوسرے اسلامی تعلقات نہیں رکھے جائیں گے تو پھر کس کے ساتھ رکھے جائیں گے؟ایسے شخص کا بائیکاٹ قطعاناجائزاورنادرست ہے۔اگرایسے شخص سے اسلامی تعلقات اور معاملات نہیں رکھےگئے تو سب کے سب گنہگار ہوں ہوں گے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الإمارة

صفحہ نمبر 431

محدث فتویٰ